ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

[illegible]

گلدستۂ معرفت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ کو جا کے صنم میں اور انا لیلیٰ کہا | اندر عشاق میں ان شعر حقیقہ ہو تو ہو

میری وحشت سے کیا آباد تو وہ ورشت کو
پھر مجنون کے تجھے صفا خلافت ہو تو ہو

مجھکو دیکھو تو میں کیا ہوں تمنا ہا یا ہو	مطلع نور خدا ہوں تمنا ہا یا ہو
در میں در تن ہوں قطرہ دریا سکو دوری	درد کی اپنے دوا ہوں تمنا ہا یا ہو
ہم کو کامل کی صحبت میں تھی نہیں لیکن	لیلیٰ زلف دوتا ہوں تمنا ہا یا ہو
مجھکو بتا عشق کہو عشوق کو عشق کہو	جا بجا جلوہ نما ہوں تمنا ہا یا ہو
میں ہی مسجود ملائک ہوں بشکل آدم	مظہر خاص خدا ہوں تمنا ہا یا ہو
بال و پر نور ہیں عشق کو صیاد رحم ہے	باغ قدسی کا ہما ہوں تمنا ہا یا ہو
لامکان اپنا مکان ہے سو تماشے کیلیے	میں تو پردے میں چھپا ہوں تمنا ہا یا ہو
ہو ہو اور ہا ہو انا الحق ہے منزل اپنی	شمس عرفان کی ضیا ہوں تمنا ہا یا ہو
اسکو ڈھونڈھوں کہاں کوئی نہیں ثانی و صفا	آپ میں آپ چھپا ہوں تمنا ہا یا ہو
شیشۂ تن میں مقید ہوں پری کی مانند	نور احمد سے بنا ہوں تمنا ہا یا ہو

مجکو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام کفیل
میں کہاں اس سے جدا ہوں تمنا ہا یا ہو

دیوان صفا

میں ہوں عاشق کہ صفت تیری ہے جز فی امر ہو	انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

ضامن علی تو ہے کے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو
انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

ردیف ہاے ہوز

مری جان و دل نے یہیں لی ہو سے وبارک وسلم وصل علیہ

خدا خود محبت سے فرماتا ہے وبارک وسلم وصل علیہ

محمد کو معراج میں با خدا دوئی کا نشان بے نشان ہو گیا

کمالات ربی ہوئے دم میں طے وبارک وسلم وصل علیہ

خدا و محمد یہ ہیں ایک دو ہوئی اُن پہ وحدت ختم منکرو

خدا خود سکھے ہم محمدؐ سیکھے وبارک وسلم وصل علیہ

وہ احمد بلا میم ہے وہ احد وہ عربی بالکلیں جن تجلی رب

جو کل شے پہ نازاں شے وہی کل ہے شے وبارک وسلم وصل علیہ

اگر وصف احمد دو عالم لکھیں شکستہ قلم ساں وہ ناچیز ہیں

وہ حسرت سے نالاں ہوں جوں بانگ نے وبارک وسلم وصل علیہ

عشق میں تیرے مرگیا ضامن
تجھکو ڈھونڈھوں کہاں مرے اللہ

مظہر اسرار یہ دل ہے منور آئینہ	آئینۂ اسکندری کیا ہو یہ بہتر آئینہ
جب ہوا منہ کے مقابل تیرے دلبر آئینہ	ہوگیا حیرت زدہ سا دیکھکر ششدر آئینہ
زنگ عصیاں سے جو ہو دل کا مکدر آئینہ	سنگدل بنکر پڑا پا اسیر ہو پتھر آئینہ
تجھ کا آئینہ بھی تیری دید کا مشتاق ہے	اسلیے پھرتا ہے گردوں لیکر گھر گھر آئینہ
آئینہ بندی سے رنگیں میں کروں آنا زمیں	ہے تری تصویر میرے دل کے اندر آئینہ
ہو جو عکس یار سے جب آئینہ سیراب ہو	کیوں نہ دل سے پوچھے میرا آب کوثر آئینہ
آئینہ کیا چاہیے رخ دیکھنا کو ترے	جب دکھائے تجھکو دلبر تیرا رخ انور آئینہ
تجھکو دکھلاکر ترا حسن ازل اے نازنیں	ہوگیا دشمن مرا اور تیرا اسیر آئینہ

جب خودی خود گم ہوئی ضامن خدا ظاہر ہوا
ہوگیا روشن بنا دیوار سے ہر ذرا آئینہ

غیر حق تو ہو مشغول ہو اللہ اور کے ساتھ	کفر ہے جو دل سکو سمجھے دل سے ذرا غور کے ساتھ
آپ ہی درپردۂ حقیقت میں ہیں جلوہ نمودن اک	غیر ہر شی کو سمجھتا ہے اسی طور کے ساتھ
موج دریا و قطرہ حباب سب وہی	بہ مثنے بحر ہیں وادا صفت دور کے ساتھ